Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اَلْفَضْلُ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۲۶ تبلیغ ۱۳۴۶ ہش ۱۶ ذیقعد ۱۳۸۶ھ ۲۶ فروری ۱۹۶۷ء	نمبر ۴۸

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ عملی لحاظ سے امتیازی نمونہ پیش کرے

اگر کوئی شخص بیعت کرنے کے بعد اپنے عمل میں امتیاز نہیں دکھاتا تو ایسی بیعت بے فائدہ ہے

"خوب یاد رکھو کہ لفظوں سے کچھ کام نہیں بنے گا۔ اپنی زبان میں بھی استغفار ہو سکتا ہے کہ خدا تعالےٰ پچھلے گناہوں کو معاف کرے اور آئندہ گناہوں سے محفوظ رکھے اور نیکی کی توفیق دے اور یہی حقیقی استغفار ہے۔ کچھ ضرورت نہیں کہ یونہی استغفر اللہ استغفر اللہ کہتا پھرے اور دل کو خبر تک نہ ہو۔ یاد رکھو کہ خدا تک وہی بات پہنچتی ہے جو دل سے نکلتی ہے۔ اپنی زبان میں ہی خدا تعالےٰ سے بہت دعائیں مانگنی چاہئیں۔ اس سے دل پر بھی اثر ہوتا ہے۔ زبان تو صرف دل کی شہادت دیتی ہے۔ اگر دل میں جوش پیدا ہو اور زبان بھی ساتھ مل جائے تو اچھی بات ہے۔ بغیر دل کے صرف زبانی دعائیں عبث ہیں۔ ہاں دل کی دعائیں اصلی دعائیں ہوتی ہیں۔ جب قبل از وقتِ بلا انسان اپنے دل ہی دل میں خدا تعالےٰ سے دعائیں مانگتا رہتا ہے اور استغفار کرتا رہتا ہے تو پھر خداوند رحیم و کریم ہے وہ بلا ٹل جاتی ہے۔ لیکن جب بلا نازل ہو جاتی ہے پھر نہیں ٹلا کرتی۔ بلا کے نازل ہونے سے پہلے دعائیں کرتے رہنا چاہیئے اور بہت استغفار کرنا چاہیئے۔ اس طرح سے خدا بلا کے وقت محفوظ رکھتا ہے۔

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ کوئی امتیازی بات بھی دکھائے۔ اگر کوئی شخص بیعت کر کے جاتا ہے اور کوئی امتیازی بات نہیں دکھاتا۔ اپنی بیوی کے ساتھ ویسا ہی سلوک ہے جیسے پہلے تھا اور اپنے عیال و اطفال سے پہلے کی طرح ہی پیش آتا ہے تو یہ اچھی بات نہیں۔ اگر بیعت کے بعد بھی وہی بدخلقی اور بدسلوکی رہی اور وہی حال رہا جو پہلے تھا تو پھر بیعت کرنے کا کیا فائدہ؟ چاہیئے کہ بیعت کے بعد غیروں کو بھی اور اپنے رشتہ داروں اور ہمسایوں کو بھی ایسا نمونہ بن کر دکھاوے کہ وہ بول اٹھیں کہ اب یہ وہ نہیں رہا جو پہلے تھا۔

خوب یاد رکھو کہ صاف ہو کر عمل کرو گے تو دوسروں پر تمہارا ضرور رعب پڑے گا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کتنا بڑا رعب تھا ایک دفعہ کافروں کو شک پیدا ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بددعا کریں گے تو وہ سب کافر مل کر آئے اور عرض کی کہ حضور بددعا نہ کریں۔ سچے آدمی کا ضرور رعب ہوتا ہے۔ چاہیئے کہ بالکل صاف ہو کر عمل کیا جاوے اور خدا کے لئے کیا جاوے۔ تب ضرور تمہارا دوسروں پر بھی اثر اور رعب پڑے گا۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۳۷۳، ۳۷۴)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۵ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ اب بخار تو نہیں ہے لیکن ضعف اور کھانسی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضور کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

○ ربوہ ۲۵ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے علالتِ طبع کے باوجود کل مسجد مبارک میں تشریف لا کر نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں اس امر کو واضح کرنے کے بعد کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام بنی نوع انسان کے لئے قیامت تک اسوۂ حسنہ ہیں فرمایا ہمارا فرض ہے کہ ہم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری اتباع کر کے حضورؐ کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کریں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں حضورؐ کی اتباع کا ایک اہم تقاضہ یہ ہے کہ ہم بھی نوعِ انسان کے لئے اپنے دل میں وہی درد پیدا کریں۔ حضور نے فرمایا آج نوعِ انسان شدید خطرات سے دوچار ہے اور تباہی کے کنارے آ گئی ہے آج اسے ہماری دعاؤں کی پہلے سے بھی زیادہ ضرورت ہے۔ حضور نے اقوامِ عالم کی موجودہ صورتِ حال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے احباب کو نوعِ انسان کی بقا اور فلاح و بہبود کے لئے دعاؤں کی تحریک فرمائی۔

○ ربوہ ۲۵ فروری۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طبیعت اب بفضلہ تعالےٰ نسبتاً بہتر ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "مجھے کثرت سے بھائی اور بہنوں کے خطوط آتے رہتے ہیں۔ جن کا جواب دینے سے میں قاصر ہوں۔ میں سب کے لئے دعائیں کرتی رہتی ہوں تمام بھائی اور بہنیں بھی اپنی دعاؤں میں التزام کے ساتھ مجھے یاد رکھیں۔"

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی ارسال کردہ اطلاع درج ذیل ہے۔

"محترمہ سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو چھ دن سے انفلوئنزا کی تکلیف ہے۔ شروع میں بخار کم رہا مگر پھر تیز ہو گیا۔ اب بخار تو کم ہے مگر کھانسی بہت ہے اور ضعف بہت زیادہ ہے"

احباب خاص التزام سے سیدہ موصوفہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

○ ربوہ ۲۵ فروری۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری مرحوم ؓ کی اہلیہ صاحبہ گزشتہ کئی روز سے اعصابی کمزوری، ٹانگوں میں درد اور بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

مسعود احمد جہلمی نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۶۷ء

انی مهین من اراد اهانتک

ماہنامہ "فاران" کے ایڈیٹر صاحب کے نام سے ایک طویل مضمون مودودی صاحب کی صحافتی میں ایشیا میں شائع ہوا ہے۔ اس میں مضمون نگار فرماتے ہیں:-

(۱) "جماعت اسلامی نے پاکستان میں قادیانیت انکار حدیث۔ لادینیت اور تجدد و مغرب زدگی اس قسم کے فتنوں کی روک تھام کے لئے اپنی امکانی حد تک جدوجہد کی ہے۔"

(ایشیا ۲۲ فروری ۱۹۶۷ء صفحہ ۱۴)

گویا مودودی جماعت کے نزدیک "احمدیت" ایک فتنہ ہے جس کے مٹانے کے لئے جماعت اسلامی جدوجہد کرتی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے۔

انی معین من اراد اعانتک وانی مهین من اراد اهانتک

یعنی جو تمہاری اعانت کا ارادہ کرے گا میں بھی اس کی اعانت کروں گا۔ اور جو تمہاری اہانت کا ارادہ کرے گا۔ میں بھی اس کی اہانت کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے نہایت صفائی سے اس الہام کے آخری حصہ کو مودودی صاحب کے تعلق میں بھی پورا کر کے دکھا دیا ہے۔ چنانچہ اسی مضمون میں مودودی مضمون نگار صاحب فرماتے ہیں

"ڈاکٹر صاحب کی نگاہ میں پاکستان میں تجدید و احیاء دین کا اصلی کام اسی وقت شروع ہو سکتا ہے جب تک جماعت اسلامی کے فتنہ کا قلع قمع نہ کر دیا جائے پہلے وہ جماعت اسلامی سے نمٹ لیں اور اس بنے بنائے نشیمن کو آگ لگا دیں اور اس کار خیر کے بعد ملت کی اصلاح کے لئے وہ اپنی اسکیموں کو بروئے کار لائیں گے۔

ماہ جنوری کے "میثاق" میں انہوں نے اس زہر کو بالآخر اگل ہی دیا جسے وہ برسوں سے اپنے اندر چھپائے بیٹھے تھے فرماتے ہیں۔

"آپ کا یہ سوال بڑا اہم ہے کہ کیا ہماری رائے میں جماعت اسلامی فتنہ ہے اور اگر ہے تو کیا دوسرے فتنوں کی سرکوبی ہو چکی ہے کہ ہم سب اسی کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہماری اولین گزارش تو یہ ہے کہ ہمارے نزدیک جماعت اسلامی بالقوہ (Potentially) یقیناً ایک فتنہ کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ اگرچہ فی الواقع (Practically) کوئی بڑا اور مؤثر فتنہ برپا کرنے کی صلاحیت اس میں نہیں ہے۔" (ص ۱۰)

(ایشیا ۲۲ فروری ۱۹۶۷ء ص ۱۲)

(۲) اسی مضمون میں مودودی مضمون نگار صاحب فرماتے ہیں

"جماعت اسلامی اور مولانا مودودی پر چاروں طرف سے مخالفتوں کی یلغار اور طعن و ملامت کی چاند ماری ہو رہی ہے۔ اس پر غور کرنے کا ایک پہلو تو یہ ہے کہ جب اتنے بہت سے علماء جماعت اسلامی کے مخالف ہیں اور مسلمانوں کی قریب قریب ہر جماعت مولانا مودودی اور جماعت اسلامی پر معترض ہے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ جماعت اسلامی میں یقیناً ایسی خرابیاں پائی جاتی ہیں جو ان کو کھٹکتی ہیں اور مودودی صاحب کا تصور دین اور ان کی قیادت ان خرابیوں کی ذمہ دار ہے۔ مگر دوسرا پہلو یہ ہے کہ قرآن کریم جس جماعت کی نشاندہی کرتا ہے کہ اس ملت میں اس کا وجود ضروری ہے تاکہ لوگوں کو بھلائی کی طرف بلائے اور منکر سے روکے ہو سکتا ہے کہ وہ جماعت بھی جماعت اسلامی ہو۔ اور اسی اپنی ہمہ گیر خوبی اور دینی جامعیت کے سبب وہ عام مخالفت کا نشانہ بنی ہوئی ہو۔ کیونکہ جماعت اسلامی بھلائی کے ہر راستہ سے لوگوں کو بلاتی ہے۔ اور ہر قسم کے منکر اور جاہلیت کے ہر تصور کی تردید کرتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے مقابلہ میں کسی کی خوشی اور ناخوشی کی پرواہ نہیں کرتی۔" (ایضاً ص ۱۱)

یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر جماعت جس کی مخالفت کی جائے وہ لازماً حق پر ہوتی ہے البتہ جس جماعت کا دعا ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑی ہوئی ہے۔ اور وہ واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑی ہوئی ہو۔ اس کی مخالفت بھی اس کی سچائی کی ایک دلیل ہوتی ہے۔ سب سے پہلے تو ضروری ہے کہ ایسی جماعت اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑا ہونے کا دعوےٰ صاف صاف لفظوں میں کرے۔ اس لئے سوال ہے کہ کیا مودودی صاحب کا ادعا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلامی جماعت بنانے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ جہاں تک ہمارا علم ہے۔ انہوں نے کبھی ایسا دعوےٰ نہیں کیا۔ اس لئے ان کی مخالفت ایسی ہی ہے جیسی کہ اکثر سیاسی لیڈر یا اہل علم حضرات رقابت کی وجہ سے ایک دوسرے کی کرتے ہیں اور اس مخالفت سے یہ استدلال درست نہیں ہے کہ شاید یہ وہی جماعت ہو جس کی قرآن شریف نے نشاندہی کی ہے کہ ملت میں اس کا وجود ضروری ہے۔ اس لئے مودودی جماعت کی جو مخالفت ہو رہی ہے۔ یقیناً اسی وجہ سے ہو رہی ہے کہ اہل علم حضرات کے نزدیک اس میں ایسی خرابیاں پائی جاتی ہیں جو ان کو کھٹکتی ہیں۔ اور مودودی صاحب کا تصور دین اور ان کی قیادت ان خرابیوں کی ذمہ دار ہے۔

اس کا ایک بیّن ثبوت یہ بھی ہے کہ مودودی صاحب آج تک اپنے ہر اقدام میں ناکامی کا منہ دیکھتے چلے آئے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے اور جو مثالوں سے ثابت کی جا سکتی ہے کہ آپ نے جس جماعت کا بھی ساتھ دیا ہے وہ بھی بلا استثناء اپنے مقاصد کے حصول میں ناکام ہوتی رہی ہے۔ اس کے برخلاف آپ ایک مثال بھی ایسی پیش نہیں کر سکتے۔ کہ مودودی صاحب نے دھڑنے سے کوئی اقدام کیا ہو اور اس میں انہیں کامیابی ہوئی ہو۔ ان کی ناکامی کی چند مثالیں بطور نمونہ کے ملاحظہ ہوں۔

(۱) آپ نے قیام پاکستان سے پہلے نہایت زور سے نظریہ پاکستان کی مخالفت کی۔ قائد اعظم اور مسلم لیگ کے مقاصد کی کھلکر مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا مگر آپ کو شکست فاش ہوئی اور آپ کی سعی و کوشش کے علی الرغم پاکستان معرض وجود میں آ گیا۔

(۲) ۱۹۵۳ء میں آپ نے احرار سے ملکر جماعت احمدیہ کے خلاف انتہائی کوشش کی مگر سوائے داغ رسوائی کے آپ کو کچھ نصیب نہ ہوا۔

(۳) ۱۹۵۳ء میں آپ نے مشرقی پاکستان کے انتخابات میں مسلم لیگ کا ساتھ دیا۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ

ہم تو ڈوبے تھے صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے

مسلم لیگ کا وقار نہ صرف مشرقی پاکستان بلکہ مغربی پاکستان میں بھی گر گیا۔

(۴) انتخابات میں حزب اختلاف سے ملکر آپ نے عورت کے سربراہ ہونے کا فتوےٰ بھی دیا۔ مگر قوم نے آپ کے علی الرغم "مرد" صدر کو ہی چنا۔ اور انہوں نے اپنے ساتھ حزب اختلاف کا بھی بھٹا بٹھا کر رکھ دیا۔

ان ظاہر و باہر ناکامیوں کے علاوہ آپ کی داستان کشمکش "کم نگریوں" کا ایک طویل و عریض پلندہ ہے۔ جن کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں تاہم چند ایک کا ذکر مختصراً کیا جاتا ہے۔

(۱) آپ نے سیاسی کشمکش حصہ سوم میں جمہوریت کی سخت برائی کی۔ مگر اب جمہوریت کے علمبردار بنے پھرتے ہیں۔ پہلے آپ اسلام کو اشتراکیت کی طرح کلیاتی نظام بتاتے رہے پھر پارلیمنٹری جمہوریت کے مداح بن گئے۔ پہلے آپ نے انتخابات کے بائیکاٹ کرنے کا اعلان کیا اور اس میں کئی مدارج طے کر کے آخر میں انتخابات میں حصہ لینے کو اقامت دین کے لئے ضروری قرار دیا۔ اور عملاً حصہ لے کر سخت ناکامیوں کا منہ دیکھا یہ قلابازیاں آپ نے پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد "حکمت عملیوں" کی فریب دہی کے لباس میں کھائیں۔

ان تمام باتوں سے واضح ہے کہ آپ کا نعرہ اقامت دین ایک کھوکھلا نعرہ ہے اس کو قطعاً الہٰی تائید حاصل نہیں ہے۔ آپ محض ایک دنیادار لیڈر ہیں اور اسلام کے نام سے محض اپنی باغیانہ ذہنیت کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صرف چار لڑکے تھے؟

مدیر "المنبر" کے بیان کا تجزیہ

(مکرم مولوی سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ سیالکوٹ)

مدیر "المنبر" خود تو گہرے مطالعہ سے عاری ہیں مگر بایں ہمہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات پر بلاوجہ اعتراض کر کے لوگوں میں منافرت پھیلاتے رہتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ:-

(۱) "ایک روایت سے ثابت ہے کہ آپ کے گیارہ لڑکے فوت ہو گئے ہیں۔"
(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۳)

(۲) "ایک روایت میں لکھا ہے کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے گیارہ بیٹے فوت ہو گئے تھے۔"
(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۳۷۹)

(۳) "ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے تھے۔"
(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۴۵۳)

(۴) "ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے گیارہ لڑکے فوت ہوئے تھے۔"
(تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۲۹)

(۵) اور فرماتے ہیں کہ:-

"تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے۔ اور آپ نے ہر ایک لڑکے کی وفات کے وقت یہی کہا کہ مجھے اس سے کوئی تعلق نہیں میں خدا کا ہوں اور خدا کی طرف جاؤں گا۔ ہر ایک دفعہ اولاد کے مرنے میں جو لختِ جگر ہوتے ہیں یہی منہ سے نکلتا تھا کہ اے خدا ہر ایک چیز پر میں تجھے مقدم رکھتا ہوں مجھے اس اولاد سے کچھ تعلق نہیں کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ آپ بالکل دنیا کی خواہشوں اور شہوات سے بے تعلق تھے۔ اور خدا کی راہ میں ہر ایک وقت اپنی جان ہتھیلی پر رکھتے تھے۔"
(چشمہ معرفت صفحہ ۲۸۶)

قارئین کرام! غور فرمائیں تعلق باللہ، محبتِ الٰہی اور ترکِ دنیا کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ نمونہ کتنا شاندار ہے جس کا اظہار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ مگر سچ ہے ؎

"گل است سعدی و در چشمِ دشمناں خار است"

اسی لئے مدیر "المنبر" کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ شان سے متعلقہ یہ مضمون بھی ناگوار ہوا۔ اور "چشمہ معرفت" کی عبارت کی بناء پر معترضانہ رنگ میں اپنی علمیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھا کہ:-

"حالانکہ تاریخ دانوں کا ہی نہیں پوری امت اس پر متفق ہے کہ حضورؐ کے ہاں صرف چار لڑکے پیدا ہوئے تھے۔" (المنبر ۶ جنوری ۶۷ء)

گویا مدیر "المنبر" نے تمام امت کا لٹریچر مطالعہ کر لیا اور خوب تحقیق کر لی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صرف چار لڑکے پیدا ہوئے تھے نہ کہ گیارہ۔

امر اوّل:- سب سے پہلے تو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ "پوری امت اس پر متفق" قطعاً نہیں بلکہ اس بارہ میں بھی شدید اختلاف موجود ہے اور بڑے بڑے بزرگان اور مسلمہ علمائے امت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاں چار سے زیادہ لڑکے پیدا ہونا تسلیم و ارقام کئے ہیں مگر افسوس کہ مدیر "المنبر" اپنی کم علمی کی وجہ سے یونہی اعتراض کر رہے ہیں۔ چنانچہ اس بارہ میں نمونۃً چند حوالجات پر اکتفا کروں گا:-

(۱) حضرت شاہ عبد الحق صاحب محدث دہلویؒ "مدارج النبوۃ" جلد دوم مطبوعہ ۱۹۰۴ء کے صفحہ ۵۷۸-۵۷۹ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد کا علمائے سلف کے حوالجات سے ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

"پس ذکور پنج تن باشند"

یعنی "حضورؐ کے صاحبزادے پانچ ہوئے" اور ان کے نام قاسم، ابراہیم، طیب، طاہر اور عبد اللہ بتلائے ہیں۔

پھر اختلاف کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ:-

"پس حاصل شد از جمیع اقوال ہشت ذکور کہ ازانجملہ متفق علیہ قاسم و ابراہیم و شش مختلف عبد مناف و عبد اللہ و طیب و طاہر مطیب و مطہر"

یعنی "تمام اقوال کا حاصل یہ کہ آنحضرت کے آٹھ اولاد ذکور ہیں۔ قاسم و ابراہیم بالاتفاق اور چھ کے بارہ میں اختلاف ہے یعنی عبد مناف۔ عبد اللہ۔ طیب و طاہر و مطیب و مطہر۔"
(مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۵۷۹)

(۲) سیرۃ النبی شبلی حصہ اوّل جلد دوئم صفحہ ۴۲۰ مطبوعہ ۱۳۴۱ھ میں لکھا ہے کہ:-

"اس بارہ میں تمام اقوال کے جمع کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت کے بارہ اولادیں تھیں جن میں آٹھ لڑکے اور چار لڑکیاں تھیں۔ لڑکیوں کی تعداد میں کسی قسم کا اختلاف نہیں۔ البتہ صاحبزادوں کی تعداد میں سخت اختلاف ہے مجموعی تعداد آٹھ تک پہنچتی ہے۔"

بیانات مذکورہ بالا سے عیاں ہے کہ بعض کے نزدیک آنحضرتؐ کے صاحبزادے پانچ اور بعض کے نزدیک آٹھ تھے نہ کہ چار جیسا کہ مدیر "المنبر" نے "پوری امت" کا از خود متفقہ اعتقاد ظاہر کیا ہے بلکہ میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ "المنبر" کے مدیر صاحب عربی سے نابلد ہونے کے سبب سے عربی کتب کے مطالعہ سے تو قاصر تھے ہی وہ اردو کتب کے مطالعہ سے بھی قطعاً محروم ہیں۔ اور اگر انہوں نے سیرۃ النبی شبلی کا ہی مطالعہ کیا ہوتا تو تب بھی وہ یہ دعوے باطل نہ کرتے کہ:-

"پوری امت اس پر متفق ہے کہ حضورؐ کے ہاں صرف چار لڑکے پیدا ہوئے تھے۔"

امر دوم:- اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا حوالجات سے ظاہر ہے کہ ایک روایت کے رو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گیارہ لڑکے بھی ثابت ہیں مگر وہ حوالجات بھی چونکہ عربی میں تھے اور عربی سے مدیر "المنبر" عاری ہیں اس لئے انہوں نے گیارہ لڑکوں کے بیان پر خلافِ امت ہونے کا فتویٰ صادر کر دیا۔ سنئے:-

(۱) آنحضرت صلعم کی "بارہ اولادیں" تو علامہ شبلی کے بیان میں بھی موجود ہیں۔

(۲) احوال الانبیاء جلد اوّل صفحہ ۳۶۲ پر بھی "۱۲ تن" تسلیم کئے گئے ہیں۔

اور جب بجز حضرت فاطمۃ الزہراؓ کے باقی سب اولاد آنحضورؐ کی زندگی میں فوت ہو گئی ہے تو گیارہ بچوں کا حضورؐ کے سامنے فوت ہونے پر صبر و رضا بقضاء والا بیان بالکل درست ٹھہرتا ہے۔ جیسا کہ "چشمۂ معرفت" میں بیان کیا گیا ہے۔

مگر آئیے۔ ہم آپ کو بتائیں کہ بعض روایات کی بناء پر علمائے اسلام نے آنحضرت صلعم کے "گیارہ لڑکے" بھی تسلیم و ارقام کئے ہیں۔ مثلاً:-

(الف) حضرت علامہ علی بن برہان الدین الحلبی الشافعی "السیرۃ الحلبیہ" جلد ۳ باب ذکر اولادہ صلعم" میں آپ کی نرینہ اولاد کے یہ نام تحریر فرما چکے ہیں کہ:-

(۱) القاسم (۲) عبد اللہ
(۳) الطیّب (۴) الطّاہر
(۵) الطّاہر (۶) المطہّر
(۷) الطیّب (۸) المطیّب
(۹) عبد مناف (۱۰) ابراہیم
(۱۱) عبد اللہ (ابن عائشہؓ)

ان کی متعلقہ عبارت یہ ہے:-

"ولد له صلعم من خديجة قبل البعثة القاسم وبه يكنى ... ثم ولدت قبل البعثة ايضاً زينب ثم رقية ثم فاطمة ثم ام كلثوم ... وبعد البعثة ولد له صلعم عبد الله وسمى الطيب والطاهر وقيل الطيب والطاهر غير عبد الله المذكور. ولدا فى بطن واحدة قبل البعثة وقيل الذان ولدا فى بطن واحدة قبل البعثة الطاهر والمطهر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقیل ولد لہ ایضاً قبل البعثۃ فی بطن واحدۃ الطیبؓ والمطیبؓ وقیل ولد لہ قبل البعثۃ عبد مناف مات ھولاء قبل البعثۃ وھم یرضعون واما عبد اللہ الذی ولد لہ بعد بعثتہ صلعم فکان آخر اولادہ من خدیجۃ۔" "وفی سنۃ ثمان من الھجرۃ ای من ذی الحجۃ ولدت لہ صلعم ماریۃ القبطیۃ رضی اللہ عنھا۔۔۔ ابراھیم۔"
(السیرۃ الحلبیۃ جلد ۳ صفحہ ۳۴۵-۳۴۶ صفحہ ۳۴۷)۔

پھر حضورؐ کی ازواج وغیرہ کے ذکر میں حضرت عائشہؓ کے ایک بچہ کی بابت لکھا ہے کہ:

"انھا اتت منہ صلعم بسقط ای ویسمی عبد اللہ۔" (صفحہ ۳۵۱)

(ب) تاریخ الخمیس صفحہ ۳۰۷-۳۰۸ میں مرقوم ہے کہ:-

"فیکونون علی ھذا احد عشر وقیل ولد لہ قبل البعث یقال لہ عبد مناف فیکونون علی ھذا اثنی عشر و ھذا القائل یقول اولادہ کلھم سواء ھذا ولدوا فی الاسلام بعد البعث۔"

یعنی "اس لحاظ سے آنحضرتؐ کے) صاحبزادے گیارہ ہوتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ بعثت سے پیشتر عبد مناف نام بھی لڑکا پیدا ہوا تھا۔ پس اس طرح بارہ لڑکے ہو جاتے ہیں اور یہ کہنے والا یہ بھی کہتا ہے کہ بجز عبد مناف کے باقی سب لڑکے اسلام میں حضورؐ کی بعثت کے بعد پیدا ہوئے تھے۔"

(ج) حضرت شاہ عبد الحق صاحب محدث دہلوی رحؒ آنحضرت صلعم کے "ذکور پانچ تن" کے ذکر کے بعد فرماتے ہیں کہ:-

"از بعض مردم نقل کردہ شدہ است کہ طیبؓ و مطیبؓ از یک شکم مولود ند و طاہر و مطہرؓ از یک شکم دیگر ذکر کردہ است این قول را صاحب صفوہ۔ پس ہمہ یازدہ باشد و از بعضے نقل کردہ کہ زائیدہ باشد برائے آنحضرت پیش از بعثت پسری کہ نام کردہ اورا عبد مناف پس مجموع دوازدہ تن باشند کہ ہم زائیدہ شدہ اند در اسلام غیر عبد مناف۔"
(مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۵۷۹)

یعنی "بعض مؤرخین سے یہ منقول ہے کہ طیبؓ و مطیبؓ ایک ہی بطن سے پیدا ہوئے اور طاہر و مطہرؓ ایک دوسرے بطن سے اور یہ قول صاحبِ صفوہ کا ہے۔ پس یہ سب گیارہ لڑکے ہوئے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ بعثت سے قبل آپ کے ہاں ایک لڑکا عبد مناف نام بھی ہوا تھا۔ پس یہ سب بارہ لڑکے ہوئے جو کہ سب کے سب بجز عبد مناف کے اسلام میں پیدا ہوئے تھے۔"

اَب میں مدیر "المنبر" سے پوچھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو ایک روایت کے رو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گیارہ لڑکے بیان فرمائے وہ مندرجہ بالا بیانات سے ثابت ہیں کہ نہیں؟ اور کیا مدیر "المنبر" حلفیہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ جن کتابوں کے مَیں نے حوالجات دئے ہیں انہوں نے اِن سے یہ عبارتیں کبھی پہلے پڑھی تھیں؟ اگر پڑھی تھیں تو انہوں نے "صرف چار لڑکوں" کا دعوےٰ کیسے اور کیوں کیا؟ اور باقی نظر انداز کیوں کئے۔ اور اگر یہ کتابیں پڑھی نہ تھیں تو پوری اُمّت کا متفقہ عقیدہ انہوں نے بغیر مطالعہ کے کیسے لکھنا شروع کر دیا تھا؟ مہربانی کرکے وہ اعتراضات سے پہلے اسلامی لٹریچر کا تو مطالعہ کر لیں۔

برائے توجہ سیکرٹریان تحریک جدید

دفتر ہذا کی طرف سے مطبوعہ ہدایات برائے سیکرٹری تحریک جدید کی شق ۳۰ میں درج ہے:-

"ثواب کے معیار کے مطابق مختلف تاریخہائے سبقت کے اعلانوں کا بغور مطالعہ کرتا رہے اور ان کے مطابق احباب کی فہرست سابقون الاوّلون اور دوئم فہرست مرکز کو بھجواتا رہے۔"

اس ہدایت کے مطابق اکثر جماعتوں کی طرف سے ۲۹ رمضان کی فہرستیں بصد شکریہ موصول ہو گئی ہیں جو الفضل میں اشاعت پذیر ہو رہی ہیں بقیہ جماعتوں کے سیکرٹریان بھی اس طرف توجہ فرمائیں نیز اب ۲۹ رمضان کے بعد ۳۱ مارچ ۱۹۶۷ء تک جن دوستوں نے سو فیصدی ادائیگی فرما دی ہے انکی فہرستیں بھی مطلوب ہیں امید ہے سیکرٹریان کرام اس طرف بھی کماحقہٗ توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہونگے۔ (وکیل المالِ اوّل تحریک جدید)

یومِ مصلح موعود کی تقریب پر لجنہ اماء اللہ ربوہ کا جلسہ

مؤرخہ ۱۸ فروری بروز ہفتہ بوقت چار بجے شام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ہال میں زیرِ صدارت مکرمہ ... صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ پروگرام کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کا دن وہ عظیم الشان دن ہے جبکہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے ایک جلیل القدر پیشگوئی کو پورا فرمایا اور ایک موعود بیٹے کے پیدا ہونے کی خبر دی جو حُسن و احسان میں آپؑ کا نظیر ہوا۔ اللہ تعالےٰ نے آپؑ کی دعاؤں کے نتیجہ میں وہ پسرِ موعود عطا فرمایا جس کا آنا فتح و ظفر کی کلید تھا یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ذات والا صفات میں ہم اپنی آنکھوں سے اس پیشگوئی کو پورا ہوتا دیکھتے رہے ہیں۔ آپ کے عظیم الشان کارنامے، تنظیمات، تعمیر مساجد، تحریک جدید اور وقفِ جدید کا اجراء اور بے شمار اصلاحی و تعمیری امور اس پیشگوئی کی صداقت پر زبردست دلائل ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اسلام کی ترقی کو آپ کے ساتھ وابستہ کر دیا اور احمدیت کے ذریعے اسلام کو غلبہ عطا فرمایا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضرت سیدہ موصوفہ کی تقریر کے بعد محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ ربوہ نے پیشگوئی مصلح موعود کے الفاظ دہراتے ہوئے بتایا کہ آپ ہی وہ فرزند دلبند گرامی ارجمند تھے جس کے ساتھ فضل کا وعدہ تھا جو آپ کے ساتھ آیا، جس فتنہ پرداز نے سر اٹھایا مُنہ کی کھائی

آپ کی تقریر کے بعد راشدہ مبارکہ جامعہ نصرت نے ایک مضمون پڑھا اور آپ کی فہم و فراست کے متعدد واقعات بیان کئے۔ آخر میں محترمہ سعیدہ بیگم اور محترمہ مبارکہ قمر صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب نے اس پیشگوئی کی عظمت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ یہ پیشگوئی کس شان سے پوری ہوئی۔

بالآخر ایک دعائیہ نظم کے بعد حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ نے اجتماعی دعا کرائی۔

(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ربوہ)

میرا خدا ہے میری رگِ جاں کے ساتھ ساتھ

جب تک چلیں نہ عیسئ دوراں کے ساتھ ساتھ
بڑھتا رہے گا درد بھی درماں کے ساتھ ساتھ

ہم سراپا جو عشق بنے ہیں تو اِس لئے
ہم بھی چلیں گے حُسنِ خراماں کے ساتھ ساتھ

پروردۂ نگاہِ مسیحِ زماں ہیں ہم
لیتے ہیں سانس صبحِ بہاراں کے ساتھ ساتھ

راہِ ہدیٰ پہ جانبِ منزل رواں دواں
ہم کاروانِ مہدیٔ دوراں کے ساتھ ساتھ

طوفاں کی دھمکیوں سے ڈریں کیا کہ ہم سدا
اُبھرے ہیں اور تُندیٔ طوفاں کے ساتھ ساتھ

وہ لاکھ میرے قتل کا ساماں کریں تو کیا
میرا خُدا ہے میری رگِ جاں کے ساتھ ساتھ

آئے گا یاد آپ کو ناہیدؔ کا خلوص
کیا فصلِ گُل تھی سوختہ ساماں کے ساتھ ساتھ

مبارکہ ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں اختلافات کا آغاز

(رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(قسط نمبر ۲)

فتنے کے چار وجوہ

اوّل:۔ عموماً انسانوں کی طبیعت حصول جاہ و مال کی طرف مائل رہتی ہے سوائے ان لوگوں کے جن کے دلوں کو خدا تعالیٰ نے خاص طور پر صاف کیا ہو۔ صحابہؓ کی عزت۔ اُن کے مرتبہ اور ان کی ترقی اور حکومت کو دیکھ کر نومسلموں میں سے بعض لوگ جو کامل الایمان نہ تھے حسد کرنے لگے۔ اور جیسا کہ قدیم سے سنت چلی آئی ہے۔ اس بات کی امید کرنے لگے کہ یہ لوگ حکومت کے کاموں سے دستبردار ہو کر سب کام ہمارے ہاتھوں میں دے دیں اور کچھ اور لوگوں کو بھی اپنا جوہر دکھانے کا موقعہ دیں۔ ان لوگوں کو یہ بھی بُرا معلوم ہوتا تھا کہ علاوہ اس کے کہ حکومت صحابہؓ کے قبضہ میں تھی اموال میں بھی اُن کو خاص طور پر حصہ ملتا تھا۔ پس یہ لوگ اندر ہی اندر جلتے رہتے تھے اور کسی ایسے تغیر کے منتظر تھے۔ جس سے یہ انتظام درہم برہم ہو کر حکومت ان لوگوں کے ہاتھوں میں آجائے۔ اور یہ بھی اپنے جوہر لیاقت دکھاویں اور دنیاوی وجاہت اور اموال حاصل کریں۔ دنیاوی حکومتوں میں ایسے خیالات ایک حد تک قابل معافی ہو سکتے ہیں بلکہ بعض اوقات معقول بھی کہلا سکتے ہیں۔ کیونکہ اوّل دنیاوی حکومتوں کی بنیاد کلی طور پر ظاہری اسباب پر ہوتی ہے۔ اور ظاہری اسباب ترقی میں سے ایک بہت بڑا سبب نئے خیالات اور نئی روح کا قالب حکومت میں داخل کرنا بھی ہے۔ جو اسی صورت میں ممکن ہے کہ پہلے کام کرنے والے خود بخود [illegible] کام سے علیحدگی اختیار کر کے دوسروں کے لئے جگہ چھوڑ دیں۔

دوم:۔ حکومت دنیاوی کو چونکہ نیابت عامہ کے طور پر اختیارات ملتے ہیں اس لئے عوام کی رائے کا احترام اس کے لئے ضروری ہے اور لازم ہے کہ وہ لوگ اس کے کاموں کے انصرام میں خاص دخل رکھتے ہوں جو عوام کے خیالات کے ترجمان ہوں۔ مگر دینی سلسلہ میں معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ وہاں ایک مقررہ قانون کی پابندی سب اصول سے مقدم اصل ہوتا ہے اور اپنے خیالات کا دخل سوائے ایسی فروعات کے جن میں شریعت نے خود خاموشی اختیار کی ہو قطعاً ممنوع ہے۔ دوم۔ دینی سلسلوں کو اختیارات خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتے ہیں اور اس کی زمام انتظام جن لوگوں کے ہاتھوں میں ہوتی ہے۔ ان کا فرض ہوتا ہے کہ امور دینیہ میں وہ لوگوں کو راستہ سے اِدھر اُدھر نہ ہونے دیں اور بجائے اسکے کہ وہ لوگوں کے خیالات کی ترجمانی کریں ان پر واجب ہوتا ہے کہ لوگوں کے خیالات کو اس سانچہ میں ڈھالیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس زمانہ کی ضروریات کے مطابق تیار ہُوا ہے۔

خلافت اسلامیہ ایک مذہبی انتظام تھا

غرض اسلام کی حقیقت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے یہ اعتراضات ان لوگوں کے دلوں میں پیدا ہونے تھے۔ وہ یہ نہ سوچتے تھے کہ خلافت اسلامیہ کوئی دنیاوی حکومت نہ تھی۔ نہ صحابہؓ حکام۔ امرائے دولت۔ بلکہ خلافت اسلامیہ ایک مذہبی نظام تھا اور قرآن کریم کے خاص احکام مندرجہ سورۂ نور کے مطابق قائم کیا گیا تھا۔ اور صحابہؓ وہ ارکانِ دین تھے کہ جن کی اتباع روحانی مدارج کے حصول کے لئے خدا تعالیٰ نے فرض کی تھی۔ صحابہؓ نے اپنے کاروبار کو ترک کر کے ہر قسم کی مسکنت اور غربت کو اختیار کر کے اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈال کر اپنے عزیز و اقرباء کی صحبت و محبت کو چھوڑ کر اپنے وطنوں کو خیرباد کہکر اپنے خیالات و جذبات کو قربان کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت و محبت کو اختیار کیا تھا۔ اور بعض نے قریباً ایک چوتھائی صدی آپ کی شاگردی اختیار کر کے اسلام کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا۔ اور اس پر عمل کر کے اس کا عملی پہلو مضبوط کیا تھا۔ وہ جانتے تھے کہ اسلام سے کیا مطلب ہے اس کی کیا غرض ہے۔ اس کی کیا حقیقت ہے۔ اس کی تعلیم پر کس طرح عمل کرنا چاہیئے اور اس پر عمل کر کے کیا فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ پس وہ کسی دنیاوی حکومت کے بادشاہ اور اس کے ارکان نہ تھے۔ وہ سب سے آخری دین اور خاتم النبیین کی لائی ہوئی شریعت کے معلم تھے اور ان پر فرض کیا گیا تھا کہ اپنے عمل سے، اپنے قول سے، اپنی حرکات سے، اپنی سکنات سے اسلام کی ترجمانی کریں۔ اور اس کی تعلیم لوگوں کے دلوں میں نقش کریں اور اُن کے جوارح پر اس کو جاری کریں۔ وہ استبداد کے حامی نہ تھے بلکہ شریعت غرّاء کے حامی تھے۔ وہ دُنیا سے متنفر تھے اور اگر اُن کا بس ہوتا تو دنیا کو ترک کر کے گوشہ ہائے تنہائی میں جا بیٹھتے اور ذکر خدا سے اپنے دلوں کو راحت پہنچاتے۔ مگر وہ اس ذمہ داری سے مجبور تھے جس کا بوجھ خدا اور اس کے رسول صلعم نے ان کے کندھوں پر رکھا تھا۔ پس وہ جو کچھ کرتے تھے اپنی خواہش سے نہیں کرتے تھے بلکہ خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اور اس کے رسول کی ہدایت کے مطابق کرتے تھے اور اُن پر حسد کرنا یا بدگمانی کرنا ایک خطرناک غلطی تھی۔ باقی رہا یہ اعتراض کہ صحابہؓ کو خاص طور پر اموال کیوں دئے جاتے تھے۔ یہ بھی ایک وسوسہ تھا۔ کیونکہ صحابہؓ کو جو کچھ ملتا تھا اُن کے حقوق کے مطابق ملتا تھا۔ وہ دوسرے لوگوں کے حقوق کو دبا نہیں لیتے تھے۔ بلکہ ہر ایک شخص خواہ وہ کل کا مسلمان ہو۔ اپنا حق اسی طرح پاتا تھا۔ جس طرح ایک سابق بالایمان۔ ہاں صحابہؓ کا کام اور ان کی محنت اور قربانی دوسرے لوگوں سے بڑھی ہوئی تھی۔ اور اُن کی پرانی خدمات اس پر مستزاد تھیں پس وہ ظلماً نہیں بلکہ انصافاً دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ حقدار تھے۔ اسلئے دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ بدلہ پاتے تھے۔ انہوں نے اپنے حصے خود نہ مقرر کئے تھے بلکہ خدا اور اسکے رسولؐ نے ان کے حصے مقرر کئے تھے۔ اگر ان لوگوں کے ساتھ خاص معاملہ نہ کیا جاتا تو وہ پیشگوئیاں کیونکر پوری ہوتیں جو قرآن کریم اور احادیث رسول صلعم میں ان لوگوں کی ترقی اور ان کے اقبال اور ان کی رفاہت اور ان کے غنا کی نسبت کی گئی تھیں۔ اگر حضرت عمرؓ کسریٰ کی حکومت کے زوال اور اس کے خزانوں کی فتح پر کسریٰ کے کڑے سراقہ بن مالک کو نہ دیتے اور نہ پہناتے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ بات کیونکر پوری ہوتی کہ میں سراقہ کے ہاتھ میں کسریٰ کے کڑے دیکھتا ہوں۔ مگر یہ بھی یہ بھول گا کہ صحابہؓ کو جو کچھ ملتا تھا دوسروں کا حق مار کر نہ ملتا تھا۔ بلکہ ہر ایک شخص جو ذرہ بھی حکومت کا کام کرتا تھا اس کو اس کا حق دیا جاتا تھا۔ اور خلفاء اس بارے میں نہایت محتاط تھے۔ صحابہ کو صرف ان کا اپنا حق دیا جاتا تھا اور وہ ان کے کام اور ان کی سابقہ خدمات کے لحاظ سے بے شک وہ دوسروں سے زیادہ ہوتا تھا۔ اور پھر ان میں سے ایک حصہ موجودہ جنگوں میں بھی حصہ لیتا تھا اور اس خدمت کے صلہ میں وہ بھی ویسے ہی بدلہ کا مستحق ہوتا تھا۔ جیسے کہ اور لوگ۔ مگر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ ان اموال کو جمع کرنے یا اُن کو اپنے نفسوں پر خرچ کرنے کے عادی نہ تھے۔ بلکہ وہ اپنا حصہ صرف خدا اور رسولؐ کے کلام کو سچا کرنے کے لئے لیتے تھے۔ ورنہ ان میں سے ہر ایک اپنی سخاوت اور اپنی عطا میں اپنی آپ نظیر تھا۔ اور ان کے اموال صرف غرباء کی کفالت اور ان کی خبر گیری میں صرف ہوتے تھے۔

دعائے مغفرت

میرے برادر اکبر ملک مبارک احمد خان صاحب ولد محترم علی احمد خان صاحبؓ آف دھر مکوٹ رندھاوہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور حال لاہور بروز جمعۃ المبارک بتاریخ ۲/۲/۶۴ لاہور میں حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کی عمر ۵۹ سال تھی۔ آپ کا جنازہ بتاریخ ۱۸/۲/۶۴ لاہور سے ربوہ لے جایا گیا۔ نماز جنازہ امیر مقامی مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے پڑھی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں لائی گئی۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور بہشت بریں میں مقام اعلیٰ عطا فرمائے ان کے بچے چھوٹے ہیں خداوند تعالیٰ دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(مشتاق احمد خان انجینئر
کے۔ ڈی۔ اے)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے ماموں میاں محمد صادق صاحب آف جہلم پیٹ اور سینے میں درد کی وجہ سے تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ احباب کی خدمت میں ان کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مرزا منصور احمد
قائد مجلس خدام الاحمدیہ لالہ موسیٰ

۲۔ خاکسار کی بچی عرصہ تقریباً تین ماہ سے بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار معراج الدین
لوکو شیڈ خانیوال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقف عارضی کے واقفین

(مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

چھٹی قسط

۴۶۸۔ مکرم منیر احمد صاحب رشید — لاہور
۴۶۹۔ ” شیخ عبدالقادر صاحب آف لائلپور — ”
۴۷۰۔ ” چوہدری شمس الدین صاحب — ربوہ
۴۷۱۔ ” محمد افضل صاحب — زنگرڑی
۴۷۲۔ ” عطا محمد صاحب قمر — ”
۴۷۳۔ ” محمد اشرف صاحب — لاہور
۴۷۴۔ ” نصیر احمد صاحب — آنبہ
۴۷۵۔ ” محمد عمر صاحب سکنہ باٹھی — ڈیرہ غازیخان
۴۷۶۔ ” مہر محمد حیات صاحب موضع ڈاور ضلع جھنگ
۴۷۷۔ ” حافظ سکندر بیگ صاحب قادری سیلوس
۴۷۸۔ ” چوہدری میاں خاں صاحب چک ۲۵ ضلع شیخوپورہ
۴۷۹۔ ” عبدالماجد صاحب — لاہور
۴۸۰۔ ” سید مبشر علی شاہ صاحب — ”
۴۸۱۔ ” خواجہ ظہور الدین احمد صاحب — ”
۴۸۲۔ ” چوہدری مقصود احمد صاحب — قیام پور
۴۸۳۔ ” فضل احمد صاحب — نصرت آباد اسٹیٹ
۴۸۴۔ ” کمال الدین صاحب بنگالی — ربوہ
۴۸۵۔ ” محمد نصیب صاحب عارف — حربیاں
۴۸۶۔ مکرم رشید احمد صاحب ایم اے — کراچی
۴۸۷۔ ” ماسٹر غلام محمد صاحب — ربوہ
۴۸۸۔ ” محمد شریف صاحب — طلیانوالہ
۴۸۹۔ ” غلام محی الدین صاحب — ”
۴۹۰۔ ” شریف احمد صاحب — کلیاں
۴۹۱۔ ” حکیم علے خاں صاحب — ”
۴۹۲۔ ” مرزا عبدالمنان صاحب — مرالہ
۴۹۳۔ ” چوہدری احمد دین صاحب — کلیاں
۴۹۴۔ ” اعجاز احمد صاحب ایاز — کاچھیلو
۴۹۵۔ ” عبدالہادی صاحب ناصر — قمرآباد
۴۹۶۔ ” نشاد احمد صاحب فاروقی — پشاور
۴۹۷۔ ” ملک خادم حسین صاحب خالد دوبارہ — راجہ
۴۹۸۔ ” عبدالحمید صاحب قریشی — گوجرانوالہ
۴۹۹۔ ” چوہدری عبدالسلام صاحب باڈی گارڈ حضرت اقدس — ربوہ
۵۰۰۔ ” عبدالکریم صاحب غیور — شاہ کوٹ

رپورٹ سالانہ لجنہ اماء اللہ

تمام لجنات کی عہدہ داروں کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ لجنہ اماء اللہ کی سالانہ رپورٹ شائع ہو چکی ہے۔ آپ سب کے لئے اس کا خریدنا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ

(۱)۔ اس میں تمام لجنات کی سالانہ رپورٹیں درج ہیں۔ جس سے ایک دوسرے کے کام کا موازنہ کیا جا سکتا ہے

(۲) سال رواں کی ہر شعبہ کی سکیم اس میں درج ہے۔ جب تک سکیم کا علم آپ کو نہیں ہوگا آپ ٹھیک طریق پر کام بھی نہیں کر سکتیں

(۳) سالانہ اجتماع کی مکمل کارروائی اس میں درج ہے۔ جو نمائندگان اجتماع میں شمولیت نہیں کر سکیں وہ اسکو پڑھکر کام کرنے کی ہدایات حاصل کر سکتی ہیں۔

(۴)۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی لجنہ کے کاموں کے متعلق ہدایات اور اجتماع کی تقاریر بھی اس میں شائع کی گئی ہیں تا اسکی روشنی میں آپ کام کر سکیں۔

(۵)۔ ناصرات الاحمدیہ کے کاموں کی رپورٹ اور ہدایات بھی اس میں درج ہیں۔ اس لئے جس جس لجنہ نے یہ رپورٹ نہیں منگوائی۔ وہ اب منگوا لیں۔

قیمت تین روپے فی کاپی ہے۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

پتہ درکار ہے

مکرم تاج محمد صاحب ولد علی محمد صاحب ساکن کھالا چک ۲۵ ضلع لائلپور نے مورخہ ۹/۴۶ کو وصیت فارم پُر کرکے دفتر ہذا میں بھجوایا تھا۔ ان کا موجودہ پتہ معلوم نہیں ہو رہا۔ اگر کسی صاحب کو ان کا پتہ معلوم ہو یا موصوف خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر ہذا کو اطلاع کر کے مشکور فرمائیں۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ)

برائے توجہ احمدی اطباء

حال ہی میں بے شمار حکیم اور ہومیو ڈاکٹر صاحبان کو حکومت کی طرف سے سندات دی گئی ہیں۔ شکرانہ کے طور پر ایسے احباب کا فرض ہے کہ وہ ممالک بیرون میں مساجد کی تعمیر کے فنڈ میں حتی المقدور حصہ لیں۔ اس ضمن میں مکرم ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر ربوہ نے مذکورہ بالا مد فنڈ جادیہ میں دس روپے ارسال فرما کر نیک نمونہ قائم فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

اس معزز پیشہ کے دیگر احباب بھی شکر ان نعمت کے طور پر تعمیر مساجد ممالک بیرون کے فنڈ میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے خاص انعامات کے وارث ہوں۔

وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

لجنہ اماء اللہ کے امتحان سے متعلق ضروری اعلان

لجنہ مرکزیہ کی طرف سے ۶ مارچ کو منعقد ہونے والے امتحان کے معیار اول کے نصاب میں "مسیح ہندوستان میں" کی بجائے اب "چشمہ مسیحی" رکھی گئی ہے۔ اس کی قیمت ۲۲ پیسے فی نسخہ ہے۔ لجنات کو چاہیئے کہ کتاب مینیجر الشرکۃ الاسلامیہ گولبازار ربوہ کو لکھکر مطلوبہ تعداد میں منگوالیں اور امتحان کی تیاری شروع کر دیں۔ معیار دوم کے نصاب میں تربیتی نصاب حصہ سوم شامل ہے۔ یہ کتاب دفتر لجنہ سے منگوائی جا سکتی ہے۔ قیمت ۵۰ پیسے ہے لیکن ایک سو کی تعداد میں خریدنے کی صورت میں بشرح ۲۵٪ کمیشن بھی دی جائے گی۔

(امۃ العزیز ادریس آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

لجنہ اماء اللہ کے امتحان کی تاریخ میں تبدیلی

تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ لجنہ مرکزیہ کی طرف سے منعقد ہونے والا امتحان اب فروری کی بجائے ۶ مارچ ۱۹۶۷ء کو ہوگا۔ تمام لجنات اس تبدیلی کو نوٹ فرما لیں اور امتحان کے لئے تیاری شروع کر دیں۔

نصاب معیار اول:۔ یعنی جو بی اے اور اس سے اعلیٰ تعلیم پر مشتمل ہے درج ذیل ہے۔

(۱) سورۃ فاتحہ اور بقرہ کے چار رکوع مع تفسیر

(۲) کتاب:۔ چشمہ مسیحی۔

نصابِ معیار دوم:۔ (۱) پارہ سات باترجمہ (۲) تربیتی نصاب حصہ سوم (۳) دعائیں۔ مسجد جانے کی دعا۔ بیمار پرسی کی دعا اور گھر میں داخل ہونے کی دعا باترجمہ

نوٹ:۔ مسیح ہندوستان کتاب ختم ہو چکی تھی۔ اس لئے اسکی بجائے چشمہ مسیحی رکھی گئی ہے جو شرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے مل سکتی ہے۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ)

برائے لجنات اماء اللہ

ہمارے مالی سال کے پہلے پانچ ماہ تقریباً ختم ہونے کو ہیں۔ مگر چندہ بجٹ مجوزہ سے بہت کم وصول ہوا ہے۔ کیونکہ کچھ لجنات اپنے بجٹ کے مطابق چندہ نہیں بھیج رہیں۔ اور بعض لجنات نے دوران سال ابھی تک بالکل چندہ نہیں بھجوایا۔ بذریعہ اعلان ہذا ان سب لجنات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے بجٹ کے مطابق باقاعدگی سے مرکز میں چندہ بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ — ربوہ

درخواست دعا

برادرم چوہدری احمد علی صاحب آف لیہ ضلع مظفرگڑھ عرصہ سے ریح کی درد میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد سعد نواز مومن ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز (ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۶۰۹

میں انور احمد ولد محمد صادق قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کالا گجراں ضلع جہلم صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ اگست ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرا گزارہ تنخواہ پر ہے جو /۱۲۵ روپے ماہوار ہے۔ اس کے علاوہ ایک مکان مالیتی مبلغ ایک ہزار روپیہ اور اراضی تعدادی ایک کنال مالیتی /-۱۲۰ روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

(شرط اول -/۲ روپے)

العبد: انور احمد بقلم خود

گواہ شد: منظور الحق ایڈوکیٹ امیر جماعت احمدیہ محمود آباد ۔ (جہلم)

گواہ شد: ملک فضل داد خان بی۔ اے۔ بی۔ ایڈ سیکرٹری جماعت احمدیہ محمود آباد ضلع جہلم۔

مسل نمبر ۱۸۶۱۰

میں محمد صادق ولد میاں محمد یوسف قوم بٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۹/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری منقولہ جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری غیر منقولہ جائداد حسب ذیل ہے ایک مکان واقعہ احمد نگر جس کی موجودہ بازاری قیمت مبلغ ایک ہزار روپیہ ہوگی میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں۔ اگر اس کے بعد مزید جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۸۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ ہوگی۔

العبد محمد صادق بٹ (فاضل اردو) ابن میاں محمد یوسف ساکن احمد نگر ضلع جھنگ

گواہ شد: محمد الیاس سیکرٹری وصایا محمد دار الصدر غربی ربوہ

گواہ شد: نذر احمد عابد صدر جماعت احمدیہ احمد نگر۔

مسل نمبر ۱۸۶۱۱

میں ممتاز احمد ہاشمی ولد آغا شستان احمد صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت دسمبر ۱۹۳۷ء ساکن محمد آباد سٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۸/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ /۱۱۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ کی جاوے۔ فقط (شرط اول ایک روپیہ)

العبد ممتاز احمد ہاشمی ولد آغا شستان احمد

گواہ شد: عنایت اللہ ولد عالم دین محمد آباد سٹیٹ تھرپارکر

گواہ شد: محمد اکبر فضل شاہ ولد سراج الدین معلم وقف جدید سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر۔

باجوہ کلاتھ سٹورز

کی بجائے اب ہماری دکان کا نام

احمد کلاتھ سٹورز

ہے احباب سوتی و ریشمی کپڑا خریدنے کیلئے

آئندہ

احمد کلاتھ سٹورز

گولبازار ربوہ تشریف لائیں،

پروپرائٹر نبی احمد باجوہ

حیوانات کی دوائیں

ہم صرف انسانی امراض کے لئے ہی نہیں بلکہ حیوانات کی خطرناک بیماریوں کے لئے بھی اکسیر دوائیں تیار کرتے ہیں۔ اکسیر اپھارہ۔ اکسیر منہ کھر۔ اکسیر گلے گھوٹو اور خناق روڈٹ کی قیمت ایک ایک روپیہ ہے، تریاق زہر باد۔ اکسیر سوزش پستان) اور شیر افزا دودھ والے جانوروں کا کم شدہ دودھ پورا کرنے والی دوائی کی قیمت تین تین روپیہ ہے۔

ایک درجن یا زیادہ مقدار میں اکٹھی دوا منگوانے پر ۲۳ فیصدی کمیشن دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک (ڈیڑھ روپیہ) بذمہ کمپنی۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

پاکستان ویسٹرن ریلوے ٹنڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو آر ایمپریس روڈ لاہور کو مندرجہ ذیل مال کی فراہمی کے سلسلہ میں صرف یو ایس اے کے مینو فیکچررز / سپلائرز سے ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ان کے پاکستانی ایجنٹوں کی وساطت سے آنے والے ٹنڈروں کو ترجیح دی جائے گی۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر، سٹورز کی مختصر کیفیت اور مقدار	ٹنڈر فارم کی قیمت اور محصول ڈاک (ناقابل واپسی)	فروخت کی تاریخیں	مقررہ تاریخ اور وقت برائے موصولی	ٹنڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
1	P2/40/3-66/AID LOAN No. 085 ائرکنڈیشنرز۔ کولڈ سٹوریج۔ پلانٹ فریزر لکیر لیبر کنڈینسر : ۱۰ مدات	۱۵ روپے	۱۳/۳/۶۷ تا ۲۴/۴/۶۷	۲۷/۴/۶۷ ۸ بجے صبح	۲۷/۴/۶۷ ۸½ بجے صبح
۲۔	P7/112/11-66/AID COMMODITY LOAN No 085 مختلف نمبر کے ٹیوب ڈرلنگ کے لئے سٹیل پائپس (دو مدات) = ۱۸۰۰ فٹ	۱۰ روپے	۲۲/۲/۶۷ تا ۸/۴/۶۷	۱۰/۴/۶۷ ۸ بجے صبح	۱۰/۴/۶۷ ۸½ بجے صبح

۳۔ ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹر آفس ایمپریس روڈ لاہور سے اور دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز اینڈ سپلائی) پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی سے ماسوائے جمعہ کے تمام کام کے دنوں میں ۹ اور ۱۲ بجے کے درمیان مذکورہ بالا قیمت کی نقد یا بذریعہ منی آرڈر یا ادائیگی پر دستیاب ہو سکتے ہیں۔ پوسٹل آرڈر۔ چیک بنک ڈرافٹ۔ گارنٹی بانڈ۔ بنک ڈیپازٹ رسیدیں اور نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹ وغیرہ مذکورہ بالا ٹنڈر فارم کی قیمت کے طور پر قبول نہیں کئے جائیں گے یو ایس اے میں ٹنڈر دہندگان کی دستاویزات دفتر کانسولیٹ جنرل آف پاکستان ۱۲ ایسٹ ۶۵ ویں سٹریٹ نیویارک ۲۱۔ این وائی سے بلا معاوضہ حاصل کر سکتے ہیں۔ صرف انہی ٹنڈر فارموں پر آنے والی پیشکشیں قابل غور ہوں گی۔ ٹنڈر حسب ضابطہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

۴۔ مقامی فرمیں جو زرمبادلہ کے سلسلہ میں کوئی معاونت طلب کئے بغیر اسٹاک سے مال پیش کرنے کی پوزیشن میں ہوں فری ڈیلیوری کراچی یا سٹورز یارڈ (لاہور) کی بنیاد پر پیشکش بھیج سکتی ہیں۔ جن میں سرکاری ٹیکس / ڈیوٹی اور دیگر اخراجات شامل ہیں۔

1HF(L) 566

موجودہ دور کے تقاضوں سے آگاہ رہنے کے لئے ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کیجئے

سالانہ چندہ چھ روپے (دفتر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ مساجد اور احمدی خواتین

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

۹ فروری تا ۱۵ر فروری کا جائزہ بتاتا ہے کہ احمدی خواتین کی طرف سے چندہ مساجد کے سلسلہ میں دو لاکھ دو ہزار پینسٹھ روپے کے وعدہ جات اور دس ہزار پانچ سو پندرہ روپیہ کی وصولی ہوئی ہے الحمد للہ علیٰ ذالک۔ گویا ۱۵ر فروری تک وعدہ جات کی مقدار چار لاکھ سولہ ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ اور وصولی تین لاکھ پینتالیس ہزار ایک سو اٹھاون روپے تک۔

ہم نے کل پانچ لاکھ روپے اکٹھے کرنے ہیں۔ اس لحاظ سے ابھی چوراسی ہزار کے مزید وعدہ جات اور قریباً ڈیڑھ لاکھ کی مزید وصولی کی ضرورت ہے۔ اور یہ سب کام اسی سال کرنا ہے۔ بغیر خاص جدوجہد کے ایک سال کے اندر ڈیڑھ لاکھ کی رقم کا پورا کرنا آسان نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی خواتین میں قربانی کا جذبہ موجود ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند رکھنے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے کو طیار ہیں۔ لیکن ضرورت ہے کہ ان کے پاس جا کر ان سے چندہ وصول کر کے مرکز کو بھجوایا جائے۔ تمام لجنات کی عہدہ داران سے درخواست ہے کہ وہ ہر جگہ ہر ممبر لجنہ اماء اللہ سے نئے وعدہ جات لیں اور اس کے مطابق وصولی کریں۔ جہاں لجنات قائم نہیں وہاں کی مقیم بہنیں براہ راست یا اپنے پریذیڈنٹوں اور مربیان سلسلہ کے ذریعہ چندہ بھجوا سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اشاعت اسلام کی خاطر بیش از پیش قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار **مریم صدیقہ**
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

نظام حیدرآباد میر عثمان علی خان وفات پاگئے

مرحوم کی نعش کو آج پورے فوجی اعزاز کیساتھ سپرد خاک کیا جائیگا

حیدرآباد (دکن) ۲۵ر فروری۔ میر عثمان علی خان نظام حیدرآباد کل مورخہ ۲۴ر فروری بروز جمعہ یہاں ۸۱ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ؁

وفات کے وقت ان کے جانشین شہزادہ مکرم جاہ بہادر اور دوسرے رشتہ داروں کے پاس موجود تھے۔ وفات کا اعلان ہوتے ہی آندھرا پردیش میں سرکاری عمارتوں پر پرچم سرنگوں کر دیئے گئے۔ اور سرکاری اور غیر سرکاری دفاتر اور بازار بند ہو گئے۔ مرحوم کا جنازہ آج پورے فوجی اور سول اعزاز کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ اور انہیں خاندانی قبرستان میں سپرد خاک کیا جائے گا مرحوم کی وصیت کے مطابق انہیں ان کی والدہ کی قبر کے پہلو میں دفن کیا جائیگا۔

نظام حیدرآباد پر تین دن قبل انفلوئنزا کا شدید حملہ ہوا تھا جس وقت سے ان کی حالت بہت نازک تھی۔ کل حیدرآباد میں ان کے انتقال کی افواہ پہلے ہی گرم ہو گئی تھی۔ لیکن بعد میں ڈاکٹروں نے بتایا تھا کہ وہ ابھی تک موت سے لڑ رہے ہیں۔ وفات سے قبل ہی لوگ بہت کثیر تعداد میں ان کے محل کے آگے جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔

میر عثمان علی خان ۱۸۸۶ء میں پیدا ہوئے اور ۱۹۱۱ء میں اپنے والد میر محبوب علی خان کی جگہ تخت نشین ہوئے وہ آصف جاہی خاندان کے ساتویں نظام تھے۔

۱۹۴۷ء میں برصغیر کی آزادی کے وقت میر عثمان علی خان نے حیدرآباد کو جو وسائل کے اعتبار سے غیر منقسم ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست تھی۔ خود مختار حیثیت دینی چاہی۔ لیکن اس وقت کے انگریز گورنر جنرل لارڈ مونٹ بیٹن اور بھارت کے وزیر داخلہ آنجہانی پٹیل نے اپنے ہتھکنڈوں کے ذریعہ اسے ناکام بنا دیا۔ بھارتی حکومت نے ستمبر ۱۹۴۸ء میں حیدرآباد پر حملہ کر کے ریاست پر قبضہ کر لیا۔ اور اس کے حصے بخرے کر کے اسے آس پاس کے صوبوں میں شامل کر دیا۔

نظام مرحوم دنیا کے امیر ترین انسان تھے۔ اس کے باوجود انہوں نے سادہ زندگی گزاری۔ ان کی چھڑی اور کار گزشتہ پچاس سال سے ان کے پاس تھیں۔ وہ لاکھوں چھڑیاں اور ہزاروں کاریں خریدنے کی سکت رکھتے تھے، لیکن انہوں نے کبھی انہیں تبدیل نہیں کیا۔

ان کے زمانہ میں حیدرآباد میں اردو نے بڑی ترقی کی اور بڑے بڑے مشاہیر نظام حکومت کے صدر مقام میں جمع ہو گئے برصغیر میں گزشتہ پون صدی میں شاید ہی کوئی مشہور ادیب ایسا ہو جو حیدرآباد سے فیض یاب نہ ہوا ہو۔ انجمن ترقی اردو کی بنیاد بھی حیدرآباد میں ہی پڑی اور مولوی عبد الحق نے وہیں سے اپنے کام کو آگے بڑھایا۔ مرحوم برصغیر کے تقریباً تمام مسلم اداروں کو جن میں علی گڑھ بھی شامل ہے معقول امداد دیا کرتے تھے۔

انہوں نے برصغیر میں مسلمانوں کے تعلیمی اداروں کی ترقی، اردو زبان کے فروغ اسلامی تاریخ ادب اور علوم و فنون کی کتب کی اشاعت اور اسلامی آثار کی حفاظت پر خطیر رقوم خرچ کیں وہ مسلمانوں کے مفادات کی حفاظت میں بہت پیش پیش رہے وہ بالعموم کنجوس مشہور تھے۔ لیکن وہ اپنے عمل سے زندگی بھر باور کراتے رہے کہ روپے کو خواہ مخواہ ضائع کرنا بے معنی ہے اسی بناء پر انہوں نے اپنے بڑے بیٹے پرنس آف برار (اعظم جاہ) کو اپنا جانشین نامزد نہیں کیا بلکہ اپنے جواں سال پوتے مکرم جاہ بہادر کو جانشین بنایا جو آکسفورڈ یونیورسٹی کے ایم اے ہیں۔ بہت جفاکش اور بڑی سمجھ بوجھ کے مالک ہیں۔

—٭—

دعائے مغفرت

برادرم حبیب اللہ صاحب نائیک کارکن دفتر جلسہ سالانہ کے والد محترم عبد الرحمٰن نائیک صاحب ناسنور (مقبوضہ کشمیر) میں ۳ر فروری ۱۹۶۷ء کو وفات پا گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نیک اور پابند صوم وصلوٰۃ تھے اور سلسلہ کے کاموں میں دلچسپی رکھتے تھے۔ مقامی جماعت کے پریذیڈنٹ اور سیکرٹری امور عامہ کے عہدوں پر بھی رہے۔

احباب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(رسید عبد الحئی نظارت اصلاح وارشاد ربوہ)

خدام ربوہ کا خصوصی اجلاس!

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام ۲۸ر فروری کو بعد نماز مغرب مسجد نور تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ایک جلسہ منعقد ہو رہا ہے جس کی ساری کارروائی انگریزی میں ہوگی۔ مجلس ربوہ کے خدام زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس اجلاس میں شامل ہوں۔ (ناظم تعلیم)

چھٹا آل ربوہ انگریزی مباحثہ

سٹوڈنٹس یونین تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام چھٹا آل ربوہ انگریزی مباحثہ ۲۷ر فروری بروز سوموار ساڑھے تین بجے بعد از دوپہر کالج ہال میں منعقد ہوگا۔ موضوع زیر بحث یہ ہوگا۔

"RULES ARE MADE FOR THE FOOLS"

مباحثہ سننے کی عام دعوت دی جاتی ہے۔ جو مقررین حصہ لینا چاہتے ہوں وہ اپنے نام ۲۷ر فروری کی صبح تک بھجوا دیں۔

(محمد نواز جوئیہ سیکرٹری یونین)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴